کله خرشیږم د سوري په نامه
کله د تره ماما بدل خلاسوم

(زیتون بانو)

سورہ ایک فرسودہ روایت
ایک ظالمانہ دستور

سورہ:

رسم ورواج کسی بھی تہذیب وثقافت کا ایک بنیادی حصہ ہوتے ہیں جولوگوں کی روزمرہ زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ''سورہ'' پختون قوم کی ایک اتنی ہی پرانی رسم ہے جتنا کہ خود ہزاروں سال پرانی پختون ولی۔ دراصل سورہ اس عورت کو کہا جاتا تھا جو گھوڑے پرسوار ہوکر دشمن قبیلے کی طرف روانہ ہوتی تھی۔اس کا مقصد صلح کا پیغام ہوتا تھا۔اس عورت کواسی گھوڑے پر تحفے تحائف اور دوپٹہ یا چادر کے ساتھ عزت واحترام سے واپس رخصت کردیا جاتا تھا۔چونکہ پختون قوم عورت کواپنی عزت وناموس تصور کرتے ہیں اس لئے اس رسم کا مقصد اس خاندان یا قبیلے کوجس نے زیادتی کی ہو غلطی کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ مزید خونریزی کوروکنا ہوتا تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں نے اس رسم کو بگاڑ دیا۔اب سورہ رسم کے تحت عورت (عموماً کمسن بچیوں) کو ہمیشہ کے لیے دشمن خاندان کے حوالے کردیا جاتا ہے۔اس طرح ان کواس جرم کی سزا بھگتنی پڑتی ہے جوانہوں نے نہیں کیا ہوتا۔ان کا قصور صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ مجرم کی بہن، بیٹی، بھانجی یا بھتیجی ہوتی ہیں۔سورہ رسم پختون معاشرے میں انسانی حقوق کی پامالی کی بدترین شکل ہے جس کا خاتمہ ضروری ہے۔

سورہ اسلامی تعلیمات سے متصادم ہے۔ کیسے؟

اسلام کے نزدیک عورت اپنی نوع کے اعتبار سے مرد کے تابع نہیں۔اس کی اپنی علیحدہ مکمل شخصیت ہے۔عورت دین ودنیا دونوں کے اعتبار سے اپنا وجود رکھتی ہے اور اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا اتنا ہی حق رکھتی ہے جتنا کہ ایک مرد کو ہے جیسا کہ حدیث نبویؐ ہے ''عورتیں انسان ہونے میں مردوں کے برابر ہیں''۔

اسلام انسان کوزندگی، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق دیتا ہے۔سورہ جیسی باطل رسم ایک بے گناہ عورت سے یہ تمام حقوق نہ صرف چھین لیتی ہے بلکہ عورتوں اور مردوں کو نکاح ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملے میں برابر کے جوحقوق اسلام نے دیئے ہیں وہ بھی غصب کرلیتی ہے حالانکہ شریعت کے مطابق نکاح فریقین کی پوری اور آزاد رضامندی سے ہونا چاہیے لیکن یہ امر قابل افسوس ہے کہ دوخاندانوں کے بیچ نام نہاد صلح کے لیے اسلامی تعلیمات سے روگردانی کی جاتی ہے۔حدیث نبویؐ ہے ''تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہے''۔چونکہ سورہ جیسی رسم کے ذریعے عورتوں کو نہ صرف وراثت کے حق سے محروم کردیا جاتا ہے بلکہ وہ اذیت ناک ظالمانہ، غیرانسانی، ہتک آمیز سلوک کا شکار بھی بن جاتی ہیں جس کا اسلام میں کوئی تصور نہیں۔ہمیں بطور امتی اپنے پیارے نبیؐ کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہیئے کہ ''جس کے ہاں لڑکی ہوئی اور اُس نے اُسے زندہ درگور نہیں کیا اور نہ ہی اسے حقیر جانا اور نہ لڑکے کو اُس پر ترجیح دی تو اللہ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا''۔یہ امر کس قدر تشویشناک ہے کہ عموماً سورہ میں دی جانے والی کمسن بچیاں ہوتیں ہیں جنہیں بعض اوقات جنسی استحصال کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے جو قطعی حرام ہے۔اگر ہم خود کو ایک اچھا انسان اور مسلمان تصور کرتے ہیں تو ہمیں سورہ جیسی تمام قبیح رسموں کو مسترد کرنا ہوگا۔

سورہ اور قانون:

سورہ رسم نہ صرف بین الاقوامی قوانین برائے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہے بلکہ ملکی قوانین سے بھی متصادم ہے۔

سورہ اور انسانی حقوق کا عالمی منشور (UDHR)

1948ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے یہ قرارداد منظور کی جس پر عمل درآمد تمام ممبر قوموں کی ذمہ داری ہے جس میں پاکستان بھی شامل ہے۔ سورہ رسم مندرجہ ذیل آرٹیکل سے متصادم ہے۔

آرٹیکل (3): ہر انسان کو زندگی، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق حاصل ہے۔

آرٹیکل (5): کسی شخص کے ساتھ اذیت ناک، ظالمانہ، غیر انسانی ہتک آمیز سلوک نہیں کیا جائیگا اور نہ ہی ایسی سزائیں دی جائیں گی۔

آرٹیکل (7): قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب بغیر کسی تفریق کے قانون کے اندر امان پانے کے برابر کے حقدار ہیں۔ اس اعلان کے خلاف جو تفریق کی جائے یا جس تفریق کے لئے ترغیب دی جائے اس سے سب برابر کے بچاؤ کے حقدار ہیں۔

آرٹیکل (8): ہر شخص کو ان افعال کے خلاف جو اس دستور یا قانون میں دیئے ہوئے بنیادی حقوق کو تلف کرتے ہوں، با اختیار قومی عدالتوں سے موثر طریقے پر چارہ جوئی کرنے کا پورا حق ہے۔

آرٹیکل (16):(1): بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی ایسی پابندی کے جو نسل، قومیت یا مذہب کی بنا پر لگائی جائے شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح، ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملے میں برابر حقوق حاصل ہیں۔

(2): نکاح فریقین کی پوری اور آزاد رضامندی سے ہوگا۔

(3): خاندان معاشرے کی فطری اور بنیادی اکائی ہے اور وہ معاشرے اور ریاست دونوں کی طرف سے حفاظت کا حقدار ہے۔

سورہ اور عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کا بین الاقوامی معاہدہ (CEDAW)

اقوام متحدہ نے خواتین کے خلاف امتیازات کے خاتمے کے لیے اپنے 1979ء میں ہونے والے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں یہ کنونشن قائم کیا۔ اسے حقوق نسواں کے بین الاقوامی مسودہ قانون کے نام سے عموماً موسوم کیا جاتا ہے۔ پاکستان نے 1996ء میں اس کنونشن کے چارٹر پر دستخط کئے۔ اس کنونشن میں حصہ لینے والے ممالک خود کو اس ذمہ داری کا پابند بناتے ہیں کہ وہ عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیازات کو مٹانے کے لیے مسلسل کام کرتے رہیں گے۔

سورہ CEDAW کے آرٹیکل (16) سے متصادم ہے۔

آرٹیکل (16): کنونشن میں فریق ممالک شادی اور سماجی رشتوں کے حوالے سے خواتین کو مردوں کے مساوی حقوق پہنچائیں گے۔ مثلاً

(1): اپنی مرضی کی شادی کرنے کا حق۔

(2): اپنی مرضی کا لڑکا تلاش کر کے اپنی رضا سے شادی کرنے حق۔

(3): شادی کے عرصے کے دوران اور اس کے خاتمے تک دوں فریقوں کو برابر کے حقوق حاصل ہوں گے۔

(4): والدین کی حیثیت سے ایک جیسے حقوق اور فرائض جس میں بچے کا فائدہ سب سے اہم ہوگا۔

(5): بچوں کی تعداد اور اُن کی پیدائش میں وقفے کے عرصے کو متعین کرنے اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری اطلاعات حاصل کرنے کا حق۔

(6): بچوں کو متبنی بنانا، سرپرستی دینا اور گود لینا جیسے تصورات، جن جن ممالک میں بھی ایسے ادارے موجود ہیں وہاں بچوں کے استحقاق کو اولیت دی جائے گی۔

(7): ایک جیسے ذاتی حقوق جس میں مرد کی طرح عورت کو بھی خاندانی نام رکھنے اور من پسند ملازمت اور پیشہ اختیار کرنے کا حق دیا جائے گا۔

(8): شادی شدہ جوڑوں کا جائیداد کی خرید و فروخت، اس کا انتظام اس کو بیچنا یا بطور تحفہ دینے کا مساوی حق ہوگا۔

(9): بچوں کی شادی کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ شادی کے لئے عمر کی حد مقرر کی جائے اور شادی کو باقاعدہ رجسٹرڈ کرانا لازمی ہوگا۔

سورہ اور بچوں کے حقوق کا کنونشن (CRC)

سورہ رسم کنونشن آف دی رائٹس آف چلڈرن یعنی بچوں کے حقوق کا معاہدہ جو کہ 1989ء میں منظور ہوا، سے بھی متصادم ہے۔

آرٹیکل (2): بچوں کے ساتھ ان کے یا انکے والدین اور سر پرست کے رنگ، نسل، عقیدے، مذہب، زبان، ملک، قوم، قبیلے، پیدائش کی جگہ، سیاسی رائے، رتبے، جائیداد یا کسی معذوری کی وجہ سے امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔

آرٹیکل (19): حکومت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ بچوں کو ہر قسم کی لاپرواہی اور بُرے سلوک سے بچائے۔ یہ غلط سلوک بچے کے ماں باپ، سر پرست یا ان کی دیکھ بھال کرنے والے کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو۔ حکومت نہ صرف ایسے بُرے سلوک کے خاتمے کے لیے کاروائی کرے گی بلکہ بُرے سلوک کا شکار ہونے والے بچوں کی بحالی کے لیے بھی کام کرے گی۔

سورہ کے خاتمے میں ہمارا کردار:

خاندان کا کردار:

عموماً خاندان میں عورت کی ابتداء ہی سے ایسی تعلیم و تربیت ہوتی ہے کہ ان کے لیے جو سماج اور ثقافتی رسم و رواج طے کر دے اس کو خاموشی سے قبول کر لیں۔ خاندان کے تمام افراد (مرد و عورت) کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانے کی ضرورت ہے کہ عورت مساوی حقوق رکھتی ہے۔ اس کی رضا جانے بغیر کسی اور کی غلطی کی پاداش میں اسے (بصورت سورہ) بھیڑ بکریوں کی طرح دوسروں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا اور اس کی مذہب بھی اجازت نہیں دیتا۔ یہ آگہی اور تبدیلی خود خاندان کے اندر سے آئے گی۔ خاص طور پر خاندان کے بزرگ بشمول مرد اور عورت اس سلسلے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ملک اور مشران کا کردار:

قبائلی علاقوں میں ملک اور مشران مقامی حدود میں بارسوخ اور بااثر ہوتے ہیں۔ چونکہ سورہ کا فیصلہ جرگہ میں ہوتا ہے جو کہ ان افراد پر مشتمل ہوتا ہے اس لیے جھگڑوں اور تنازعات کو نمٹانے میں ان کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے۔ فیصلہ کرتے وقت انہیں چاہیے کہ وہ عورتوں کو مردوں کے مساوی مقام اور حقوق کا اہل قرار دیں جن کی وہ مستحق ہیں۔ قبائلی رسم و رواجوں پر اسلامی تعلیمات کو برتری دیتے ہوئے انہیں اپنے فیصلوں پر حاوی رکھیں اور اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر معاشرے میں عورتوں کے حقوق جیسی اقدار متعارف کرائیں جو اسلام نے انہیں دیئے ہیں۔

نوجوان نسل کا کردار:

نوجوان نسل معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے میں ایک موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ نوجوانوں کی اولین ذمہ داری یہ ہے کہ خود اپنے آپ کو انسانی حقوق کی تعریف، نوعیت، تقاضوں اور دائرہ کار سے واقف کرائیں۔ اس کے بعد ان کی خلاف ورزیوں کو اپنے دوستوں، خاندان کے افراد، انسانی حقوق کے کارکنان، سول سوسائٹی اور متعلقہ سرکاری اداروں کے علم میں لائیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ عوامی آگہی، بحث و مباحثہ اور تعلیمی پروگراموں میں قبائلی روایات پر دلائل کے ساتھ گفتگو کریں تا کہ یہ روایتیں نئی شکل میں ڈھل سکیں۔

مسلم عالم کا کردار:

تمام مذہبی رہنما سورہ جیسے غیر اسلامی، غیر منصفانہ اور گھناؤنے رسم و رواج کے خلاف آواز اٹھانے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ اسلامی تعلیمات اور ثقافتی رسم و رواج خصوصاً جو اسلامی روح کے منافی ہیں کے درمیان فرق کی وضاحت کرتے ہوئے عوام کو اس سے آگاہ کریں اور ایسی تمام رسموں اور رواجوں کے خلاف جہاد کریں جو قرآن پاک، حدیث نبویؐ، تصور انصاف اور بنیادی انسانی حقوق کے خلاف ہیں۔

ذرائع ابلاغ کا کردار:

ذرائع ابلاغ معاشرے میں لوگوں کی سوچوں اور رویوں میں مثبت تبدیلی لانے میں ایک موثر کردار ادا کرسکتا ہے کیونکہ اس کی رسائی معاشرے کے ہرنادار، پسماندہ اور غیر تعلیم یافتہ عوامی طبقوں تک ہے۔ان کی اولین ذمہ داری ہے کہ سورہ کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے عوام کو صحیح معلومات فراہم کریں تاکہ اس مسئلہ پر زیادہ سے زیادہ گفتگو اور بحث ومباحثہ کا آغاز ہو سکے۔اس کے علاوہ عورتوں کے حقوق، قانونی مساوات اور سماجی حمایت کی تشہیر کے ساتھ ساتھ اپنے پروگراموں میں ایسے مضامین، کہانیاں، ڈارمے یا دستاویزی فلمیں شامل کریں جو عورت کی عزت وحقوق کو فروغ دیں۔

انسانی حقوق کے کارکنان کا کردار:

انسانی حقوق کے کارکنوں کو قبائلی رسم ورواجوں کی فوقیت، ان رسموں اور رواجوں کی بھینٹ چڑھنے والی (گھر کی چاردیواری میں) عورت پر ڈھائے جانے والے مظالم اور عورتوں کو تحفظ اور انصاف فراہم کرنے میں حکومت اور معاشرے کی ناکامی جیسے اہم مسائل پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔سورہ رسم کے خاتمے کے لیے انسانی حقوق کے کارکن کا پہلا قدم سماجی رویّوں میں مثبت تبدیلی ہے۔یہ تبھی ممکن ہے جب عوام میں عورتوں کے حقوق کے متعلق شعور بیدار ہو۔سورہ سے متاثرہ عورت کی قانونی چارہ جوئی میں مدد اور نفسیاتی، سماجی اور صدمے سے متعلق مشاورت کی خدمات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت پر اس مد میں قانون بنانے اور انہیں نافذ کرنے کے لیے دباؤ ڈالیں تاکہ ہر عورت اپنے انسانی حقوق اور بنیادی آزادی سے مستفید ہو سکے۔

Funded by
The British High Commission, Islamabad
Bilateral Programme Fund.

BlueVeins
(Women Welfare & Relief Services)
(N.W.F.P) PAKISTAN.
blueveins@brain.net.pk